هٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

شیخ و شاب مدلل بدلائل سنت و کتاب

المسمّٰی بہ

کلیدِ مناظرہ معہ اضافہ

مصنفہ

سید برکت علی شاہ (گوشہ نشین)

پبلشر

منیجر کتب خانہ حسینیہ حلقہ ۵۲ موچی گیٹ لاہور

محلہ شیعاں

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۷۸۶

انا من المجرمین منتقمون

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

شیخ و شاب مدلل بدلائل سنت و کتاب

المسمیٰ بہ

کلیدِ مناظرہ

مع اضافہ

مؤلفہ

مولانا مولوی سید برکت علی شاہ صاحب (گوشہ نشین) وزیر آبادی پنجاب

مصححہ

مولانا مولوی ابوالصفا حاجی مرزا احمد علی صاحب عفا رئیس المناظرین

الامرتسری الکربلائی

حسب فرمائش

منیجر کتبخانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۵۲ محلہ شیعیاں لاہور

بار سوم

سنہ ۱۹۵۶ء

امام عبدالرحمان شعبانی نے کتاب تمیز الطیب من الخبیث ص۳۰ پر لکھا ہے کہ حاکم کہتا ہے کہ روز عاشورہ سرمہ لگانے کی حدیث منکر ہے۔ ابن جوزی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے حاکم پھر کہتا ہے کہ یہ حدیث بدعت ہے جو قاتلان حسینؓ نے وضع کی ہے۔

صواعق محرقہ ص۱۱۳ سفر السعادت مجد الدین فیروز آبادی و شرح سفر السعادت عبدالحق محدث دہلوی ص۵۴۳ و ص۵۴۴ میں ہے کہ جتنی حدیثیں روز عاشورہ کے فضائل میں آئی ہیں مثلاً یہ کہ اس روز حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی۔ ابراہیمؑ نے آگ سے نجات پائی نوحؑ کی کشتی کوہ جودی پر ٹھہری۔ اسمٰعیلؑ کیلئے فدیہ آیا یوسفؑ نے قید سے رہائی پائی وغیرہ وغیرہ سب غلط ہیں۔ اور کذابوں کی وضع کردہ ہیں (یعنی ان واقعات کا تعلق روز عاشورہ سے نہیں ہے بلکہ اور ایام سے ہے) اور دیگر احادیث سرمہ لگانا غسل کرنا خوشبو لگانا اور عید منانا قاتلان حسینؓ کی ایجاد کردہ ہیں۔ کیونکہ بعض اشقیا نے امام حسین علیہ السلام کے خون سے سرمہ لگایا علامہ ابن تیمیہ اور ابن قیم نے صراحتاً ان حدیثوں کو موضوع اور مفتری قرار دیا ہے۔

علامہ مقریزی نے اپنی کتاب المواعظ والاعتبار مطبوعہ مصر جلد دوم ص۳۸۵ پر لکھا ہے کہ مصر کے خلفائے بنی فاطمہ عاشورہ کے دن غم کیا کرتے۔ خرید و فروخت بند کر دیتے اور مساکین کو خیرات کرتے جب سلطنت بنی فاطمہ کو زوال آیا اور صلاح الدین نے مصر پر قبضہ پایا۔ تو پھر عاشورہ کے دن خوشی منائی جانی شروع ہوئی۔ لذیذ کھانے کھاتے۔ سرمہ لگاتے غسل کرتے۔ اور ہر طرح اظہار سرور کرتے۔ پس ناظرین ثابت ہوا کہ چونکہ شیخ نے اس مردہ سنت کو پھر زندہ کیا۔ اس لئے محی الدین کہلایا۔

خزینۃ الاصفیا جلد اول ص۱۱۲ پر مناقب غوثیہ سے نقل کیا گیا ہے کہ محی الدین ابن العربی کا باپ علی بن محمد لاولد تھا۔ یہاں تک کہ پچاس سال کا ہو گیا۔ شیخ نے اپنی پشت علی بن محمد کی پشت سے مس کی اور کہا کہ ابھی میری پشت میں ایک فرزند باقی تھا (اس وقت شیخ کے تین بیٹے عبدالوہاب و عبدالرزاق و عبدالعزیز تھے) پس وہ فرزند تم کو دے دیا گیا چنانچہ علی بن محمد کے ہاں محی الدین بن محمد ابن العربی پیدا ہوئے جب مولود کو شیخ کے پاس لایا گیا۔ تو کہا۔ انشاء اللہ یہ مولود ولی زمانہ اور قطب یگانہ ہوگا۔ ناظرین شیخ کے ہوائی نطفہ کا اثر تھا۔ کہ محی الدین بن محمد ابن العربی نے صاف الفاظ میں فتویٰ دیا۔ کہ یزید امام برحق تھا اور امام حسینؓ باغی تھے۔ اور وہ اپنے نانا کی تلوار سے قتل کئے گئے یعنی جس طرح رسول اللہ نے کفار قریش کو انکار رسالت کی بنا پر قتل کیا اور غضب کیا۔ اسی طرح یزید نے امام حسینؓ کو انکار خلافت کی وجہ سے قتل کیا اور ٹھیک کیا۔ غنیۃ الطالبین مطبوعہ لاہور ص۳۰ پر ہے کہ رافضیوں (شیعوں) کے مذہب کو یہودیوں کے مذہب سے مشابہت ہے یعنی یہودی نماز مغرب میں تاخیر کرتے ہیں۔

یہاں تک کہ ستارے آپس میں جمع ہو جائیں یعنی ستارے نکل آئیں۔ رافضی بھی تاخیر کرتے ہیں۔ یہودی قبلہ سے تھوڑا سا پھرتے ہیں۔ رافضی بھی پھرتے ہیں۔ (غلط ہے) یہود نماز میں سر ہلاتے ہیں۔ رافضی بھی ہاتھ میں دھنس لگاتے ہیں۔ یہود نماز میں اپنے کپڑے لٹکاتے ہیں۔ رافضی بھی لٹکاتے ہیں۔ (کچھ نہیں ہو سکتا کہ یہ کیا بکواس ہے) یہود ہر مسلمان کا خون حلال جانتے ہیں۔ رافضی بھی حلال جانتے ہیں (جھوٹ) یہود عورت کی پرواہ نہیں کرتے۔ رافضی بھی پرواہ نہیں کرتے (فضول گوئی)

متفرقات

صفاتِ خدا

شرح مسلم مولوی عبدالعلی میں ہے کہ شیخ ابوالحسن اشعری شافعی کے تابعین جو اشاعرہ ہیں داہلسنت ہیں کہتے ہیں کہ خدا کے فعل کسی حکمت اور مصلحت کے بغیر ہوتے ہیں کیونکہ انکے نزدیک اللہ تعالیٰ کے احکام مصلحتوں پر مشتمل نہیں ہوتے کیونکہ خدا کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

ابن حجر مکی نے شرف الوسائل میں جلال الدین دوانی نے شرح عقائد عضدی میں مفتی سعد الدین نے منتہی المقال میں شیخ محمد بریسی نے تحاف اہل العرفان میں تاریخ بکری اور تاریخ نوری میں عبدالحلیم نے حل المعاقد شرح عقائد میں لکھا ہے کہ ابن تیمیہ کہتا ہے کہ خدا کا جسم ہے اور وہ عرش پر بیٹھتا ہے۔ اور عرش قدیم ہے۔

کتاب الاسماء والصفات بیہقی میں ہے کہ ہمارے بعض شیوخ اہلحدیث ان کثیر التعداد احادیث سے جن میں لکھا ہے کہ خدا ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر نازل ہوتا ہے۔ ظاہری مطلب لیتے اور کہتے ہیں۔ کہ واقعی خدا ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر اترتا ہے۔

سبکی نے طبقات میں اور صلاح الدین نے امام ذہبی کی نسبت لکھا ہے کہ وہ بھی خدا کو جسم مانتا ہے ابو اسمٰعیل بن محمد ہروی جسکو میزان الاعتدال ذہبی نے شیخ الاسلام کہا ہے کا بھی یہی مذہب تھا امام یافعی کہتا ہے کہ یہ خدا بن مسنہ خدا کے لئے جہت بتاتا ہے۔

ملل ونحل شہرستانی میں ہے کہ مضر اور کہمس اور احمد ہجیمی علمائے اہلسنت خدا کے اعضا اور جسم اور پر نیچے آنے جانے اور عرش پر بیٹھنے اور مسلمانوں سے بغلگیر ہونے اور معانقہ کرنے کے قائل ہیں۔